علم صرف آیات کا ہوتا ہے باقی سب کچھ محض تخیل ہے

علم ءَ ایَةٍ کا ہوتا ہے۔ءَ ایَةٍ ظاہری علامت، نشانی، شئے کو کہتے ہیں جس کا ایک متعین اسم ہے۔ءَ ایَةٍ بین اور غیر متبدل ہے۔طفل کو بالغ اور بالغ کو طفل نہیں کہا جا سکتا۔مختلف آیات کی انفرادیت اور ان کے مابین باہمی ربط، تعلق (relationship)، فرق کو سمجھنا اور اس تعلق اور فرق سے پیدا ہونے والے نتیجے کو جاننا عقل سے کام لینا ہے۔تفقہ اور عقل اختلاف اور فرق کو متعین کرتی ہے۔

أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَـٰبَ ۚ

"کیا تم لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم تو کتاب (بھی) پڑھتے ہو!

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥

کیا تم عقل استعمال (تفریق) نہیں کرتے؟" (البقرۃ-۴۴)

کائنات کی گردشوں میں اس حقیقت کے متعلق بتایا

وَٱخْتِلَـٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ

"اور رات اور دن کے اختلاف، آگے پیچھے آنے، رات دن کے تغیر و تبدل"

لَأَيَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ٥

ایسے لوگوں کے لئے آیات (دکھائی دینے والی نشانیاں، معلومات، علم) ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں" (حوالہ البقرۃ-۱۶۴)

يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوْرَىٰةُ وَٱلْإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ

"اے اہلِ کتاب!" تم ابراہیم (علیہ السلام) کے (یہودی یا نصاریٰ ہونے کے) بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو

جب کہ توریت اور انجیل نازل ہی ان کے بعد کی گئی تھیں۔

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥

کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے؟ (اتنا واضح فرق بھی نہیں سمجھتے)" (آلِ عمران-۶۵)

علم شئے کے ظاہر ہونے کا مرہون منت ہے۔ظاہری علامت، نشانی، ءَ ایَةٍ بصارتوں کو دکھائی دیتی ہے۔انسان کیلئے تفقہ اور تعقل کرناءَ ایَةٍ کے بغیر ممکن ہی نہیں۔اور تفقہ اور تعقل معلومات کو یاداشت میں ذخیرہ، جمع محفوظ، قید کرنے کا سبب بھی ہے۔

علم معلومات کا وہ ذخیرہ ہے جسے یاداشت (Memory) میں سے نکالا جا سکے (Retrieve, decode or recode) تا کہ اسے بیان کیا جائے۔ جو لوگ اشیاء، ءَ ايَةٍ، باتوں کا علم رکھتے ہیں انہیں اَلْعَـٰلِمُونَ علم والے، عالم کہتے ہیں۔ (لیکن فرق ملحوظ رہے کہ کسی بھی کتاب کو محض دہرا دہرا کر حافظے میں محفوظ کر لینے والا عالم نہیں کہلا سکتا۔ وہ عالم نہیں عامل ہے۔ اگر اسے عالم تصور کر لیا جائے تو کمپیوٹر کو بہت بڑا عالم ماننا پڑے گا کہ اس کی یاداشت (Memory) میں تو بیک وقت لاکھوں کتابیں سما جاتی ہیں اور پلک جھپکنے میں نکال کر بھی دکھا دیتا ہے۔ کسی عمل کو بار بار کرنے، دہرانے، مشق سے بھی وہ یاداشت (Precedural Memory) میں نقش ہو جاتا ہے۔ ''خصوصی بچوں'' (Retarded Children) میں بھی ان کے معالج (Physiotherapist) بعض مشقوں کے ذریعے کسی کام کو کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں)

ءَ ايَةٍ کسی ظاہری، شئے علامت یا نشانی کو کہتے ہیں۔ اور جو چیز ظاہر ہے وہ ہمارے لئے اطلاع (information) ہے جو ہماری یاداشت (Memory) میں محفوظ ہو جاتی ہے اور اس کی بنیادی صفت یہ ہے کہ انسانوں کیلئے ہمیشہ ''معروف'' ہوتی ہے

قَالَ رَبِّ ٱجْعَل لِّيٓ ءَايَةًۖ ''(زکریا علیہ السلام نے) کہا ''یا رب! میرے لئے کوئی علامت مقرر کر''

قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَـٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًاۗ اس نے کہا ''تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تین دن (رات) لوگوں سے کلام نہیں کر سکے گا سوائے اشاروں سے'' (حوالہ آلِ عمران ۴۱، مریم ۔۱۰)۔ زکریا علیہ السلام کیلئے ایک محسوس اور ظاہری علامت، نشانی کو ءَايَةٍ کہا گیا ہے۔ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ ءَايَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ ''کیا تم ہر بلند مقام پر بے مقصد یادگار (عمارت نشانی) اس خیال سے بناتے ہو'' (الشعراء ۔۱۲۸)

علامت، نشانی، اطلاع سماعت کے حوالے سے بھی ہوتی ہے جو ہماری یاداشت پر اسی طرح نقش ہو جاتی ہے جیسے آنکھوں سے دیکھی ہوئی اشیاء، علامتیں، نشانیاں، اطلاعات، معلومات حافظے میں محفوظ رہتی ہیں۔ سماعتوں کو علامت، نشانی، اطلاع بہم پہنچانے کا ایک ذریعہ کلام ہے اور دوسرا کتاب کی تحریر۔ اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید کو كِتَـٰبَ ٱللَّهِ ''اللہ کی کتاب'' (حوالہ آلِ عمران ۔۲۳، فاطر ۔۲۹) اور كَلَـٰمَ ٱللَّهِ ''اللہ کا کلام'' کہا ہے (حوالہ التوبہ ۔۶)۔ اور اس میں موجود بیان کے اجزاء کو ءَايَـٰتِي ''میری آیتیں'' بتایا ہے (حوالہ الانعام ۔۱۳۰، الاعراف ۔۳۵)۔ کسی کی باتوں یعنی حدیثوں کے محفوظ کئے ہوئے مجموعہ کو ''کلام'' کہا جاتا ہے۔ اور کسی کے مجموعہ کلام کو انسان اپنی یاداشتوں میں محفوظ کر سکتا ہے اور پھر اس کلام کو دوسروں کو سنا سکتا ہے۔ اور کلام کو محفوظ کرنے کا بہترین انداز

اُسے کتاب یعنی تحریری شکل دینا ہے۔ اور کسی بھی تحریری مجموعہ کلام کی صحت کا اعتبار تبھی کیا جا سکتا ہے اگر اسے ضبط تحریر میں وہ بندہ لایا ہو جس نے وہ کلام خود سنا تھا یا کوئی بھی اپنے مجموعہ کلام کو تحریری شکل میں دوسرے کو تھما سکتا ہے۔

کلام کے ذریعے دی ہوئی آیات یعنی علم، معلومات، اطلاع، خبر کو پہلے سنایا جاتا ہے۔ بتایا

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

''اللہ نے مومنوں پر احسان کیا تھا جب اس نے ان مومنوں کے درمیان انہی میں سے رسول (کریم ﷺ کو) بھیجا

يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِهِۦ

جو انہیں اس کی آیتیں سناتے ہیں'' (حوالہ آلِ عمران۔۱۶۴)

رَّسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَـٰتِ ٱللَّهِ مُبَيِّنَـٰتٍ

''ایک رسول تمہیں راہوں کو الگ الگ کر کے واضح کر دینے والی اللہ کی آیات سناتے ہیں'' (حوالہ الطلاق۔۱۱)

یارب! تیرے اس عظیم احسان کے ہم شکر گزار ہیں۔ متجس اور ہر بات کو گہری نگاہ سے دیکھنے والوں کے ذہن میں سوال اٹھ سکتا ہے کہ جب ءَ ايَةٍ (جمع آیات) کسی دکھائی دینے والی ظاہری علامت یا نشانی کو کہتے ہیں تو پھر اللہ کے کلام کو ءَايَـٰتِى ''میری آیتیں'' کن معنی اور مفہوم میں کہا گیا ہے جو اس کی نازل کردہ کتاب میں تحریری شکل میں ہیں؟

علم ءَ ايَةٍ کا ہوتا ہے۔ علم موجود و مشہود کا ہوتا ہے، مفروضہ، عدم مشہود کا تخیل علم نہیں ہے۔

فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ''تو ہم نے کہا'' اس مقتول کو جسم کے کسی حصے سے سرکاؤ''

كَذَٰلِكَ يُحْىِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَـٰتِهِۦ

''اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور تمہیں اپنی آیات (نشانیاں، معلومات، علم) دکھاتا ہے''۔

معلومات کس مقصد کیلئے ہیں؟ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ''تا کہ تم عقل سے کام لو (فرق کو سمجھو)'' (البقرۃ۔۷۳)۔

''اللہ مردوں کو زندہ کرے گا'' یہ مستقبل کی بات ہے۔ یہ غیب کی بات ہے۔ انسان کیلئے مشہود نہیں اس لئے یہ اس کا علم نہیں۔ لیکن یہ اس کا کہنا ہے جو عَـٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَـٰدَةِ ''وہ غیب اور ظاہر کا جاننے، علم رکھنے والا ہے'' (حوالہ الانعام۔۷۳، الرعد۔۹، السجدہ۔ ۶، الحشر۔۲۲، التغابن۔۱۸)۔

اورغیب کو جاننے والے کی حیثیت اسے دیکھنے والے کی ہوتی ہے اس لئے اس کی کہی اور لکھی ہوئی بات ءَ ایۃٍ ہے۔

أَعِندَهُۥ عِلْمُ ٱلْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰٓ ﴿٣٥﴾ ''کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جس کے سبب سے وہ دیکھتا ہے؟''(النجم۔۳۵)

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ ''یا ان کے پاس غیب ہے جسے وہ لکھتے جاتے ہیں''(الطّور۔۴۱،القلم۔۴۷)۔

اور اپنے متعلق یہ فرمایا

إِنِّىٓ أَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ

''میں آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں جانتا ہوں اور جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو''(حوالہ البقرۃ۔۳۳)

اسلئے اس کی بات،کلام ءَ ایۃٍ ہوتی ہے۔

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ ۖ

''مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ آپ (ﷺ) پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے''(حوالہ النساء۔۱۶۶)

وَلَقَدْ جِئْنَٰهُم بِكِتَٰبٍ فَصَّلْنَٰهُ عَلَىٰ عِلْمٍ

''اور بیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی رو سے کھول کر بیان کر دیا ہے''(حوالہ الاعراف۔۵۲)

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ

''پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو تم لوگ جان لو کہ یہ قرآنِ مجید اللہ کے علم کے ساتھ اترا ہے''(حوالہ ھود۔۱۴)

علم ءَ ایۃٍ کا ہوتا ہے۔علم اس کا ہوتا ہے جو دکھائی دے،ظاہر ہو۔اور عَلِيمٌ کی بات،کلام ءَایَۃٍ ہے کہ عَلِيمٌ وہ ہستی ہے جس سے شئے خفی نہ ہو۔ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ (حوالہ الانعام۔۷۳،الرعد۹،السجدہ۔۶،الحشر۔۲۲،التغابن۔۱۸)

عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ (حوالہ التوبہ۹۴،۱۰۵،المومنون۹۲،الجمعۃ۔۸)

عَٰلِمَ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ (حوالہ الزمر۴۶)''وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے''۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿٥﴾

''یقیناً اللہ تعالی سے نہ کوئی چیز زمین میں چھپی ہے اور نہ ہی آسمان میں''(آلِ عمران۔۵)

قُلْ إِن تُخْفُوا۟ مَا فِى صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ

''آپ (ﷺ ان سے) کہیں''جو تمہارے سینوں میں ہے اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اسے جانتا ہے''(حوالہ آلِ عمران۔۲۹)

يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱللَّهِ

''یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے'' (حوالہ النساء۔۱۰۸)

أَلَآ إِنَّهُمۡ يَثۡنُونَ صُدُورَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُواْ مِنۡهُۚ

''سنو! وہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تا کہ اس سے (اپنے راز) چھپالیں

أَلَا حِينَ يَسۡتَغۡشُونَ ثِيَابَهُمۡ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعۡلِنُونَۚ (حوالہ ھود۔۵)

(کس سے چھپانا چاہتے ہیں) سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں''

سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنۡ أَسَرَّ ٱلۡقَوۡلَ وَمَن جَهَرَ بِهِۦ وَمَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفِۭ بِٱلَّيۡلِ وَسَارِبُۢ بِٱلنَّهَارِ ﴿١٠﴾

(اللہ کیلئے) 'برابر ہے تم میں وہ جس نے بات کو چھپایا اور جس نے اسے پکار کر کہا، اور جو رات کو چھپنے والا ہے اور دن کو چلنے والا' (الرعد۱۰)

وَمَا يَخۡفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا فِي ٱلسَّمَآءِ ۝

''اور اللہ سے کوئی چیز زمین میں چھپی رہتی ہے اور نہ رہ سکتی ہے اور ایسے ہی آسمان میں'' (حوالہ ابراہیم۔۳۸)

وَإِن تَجۡهَرۡ بِٱلۡقَوۡلِ فَإِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلسِّرَّ وَأَخۡفَى ﴿٧﴾

''اور خواہ تو بات کو اونچا کرے تو وہ راز بھی جانتا ہے اور زیادہ چھپی بات بھی'' (طٰہٰ۔۷)

موسیٰ علیہ السلام کو ملکہ سباء کے لوگوں کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے ہدہد نے کہا تھا

أَلَّا يَسۡجُدُواْ لِلَّهِ ٱلَّذِي يُخۡرِجُ ٱلۡخَبۡءَ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا
تُخۡفُونَ وَمَا تُعۡلِنُونَ ﴿٢٥﴾ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ۩ ﴿٢٦﴾

''یوں کہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کو باہر لے آتا ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اللہ جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، عرش عظیم کا رب'' (النمل۔۲۵۔۲۶)۔

آیت سجدہ ہے۔ آئیں اپنے رب کو سجدہ کریں کہ یہ سجدہ بچنے والی اصل کمائی ہے۔

لَا يَخۡفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنۡهُمۡ شَيۡءٞۚ ''ان کی کوئی بات اللہ سے چھپی نہ ہوگی'' (حوالہ غافر۔۱۶)

إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفَىٰ ۝ ''وہ ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو چھپی ہے'' (حوالہ الاعلیٰ۔۷)۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلۡخَلَّٰقُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿٨٦﴾

''بیشک آپ (ﷺ) کا رب ہی با کمال خالق، مکمل علم والا ہے'' (الحجر۔۸۶)

قُلۡ يُحۡيِيهَا ٱلَّذِيٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٖۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

''آپ (ﷺ) کہیں ''انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ تمام کی تمام مخلوق کو جانتا ہے ''(یٰس۔۷۹)

وَهُوَ ٱلۡخَلَّٰقُ ٱلۡعَلِيمُ ''اور وہی تو سب سے بڑا تخلیق کرنے اور اور علم والا ہے'' (حوالہ یٰس ۔۸۱)

ایک سوچ سمجھے ارادے اور مقصد کے حصول کیلئے تخلیق کی گئی شئے کے متعلق اس کے خالق کو اس کے ظاہر اور باطن کا مکمل علم ہوتا ہے۔

زمین پر ہر شئے کی انسان کیلئے تخلیق اور آسمانوں کو سنوارنے کا بتانے کے بعد فرمایا

وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ''اور وہ ہر شئے کے متعلق مکمل طور پر جاننے والا ہے'' (حوالہ البقرۃ ۔۲۹)۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ ''آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود دینے والا ہے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖۖ اور اس نے ہر چیز کو تخلیق کیا ہے

وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ''اور وہ ہر شئے کے متعلق مکمل طور پر جاننے، علم والا ہے'' (الانعام ۔۱۰۱)

علم تخلیق کا ہے۔ شئے کو جاننا ہے۔ شئے کا مقصد ہے۔ علم مقصدِ شئے کو جاننا ہے۔ مقصدِ شئے خالق کے ارادے کا اظہار ہے۔ علم خالق کے ارادے کو جاننا ہے۔ ارادہ ہستی کا ہے۔ علم ہستی کو جاننے کا نام ہے۔ علم حقیقت کی پہچان کراتا ہے کہ اول و آخر ہستی ہے باقی سب کچھ شئے ہے۔ اور کسی بھی شئے کی بِٱلۡحَقِّ یعنی ایک سوچ سمجھے ارادے، منصوبے اور مقصد کے تحت تخلیق کے معنی یہ ہیں کہ منتہا لازم اور پہلے سے متعین ہو۔

هُوَ ٱلۡأَوَّلُ وَٱلۡأٓخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلۡبَاطِنُۖ

''وہ اول ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ اور ظاہر ہے لیکن تم سے پنہاں ہے''

وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٌ ''اور وہ ہر شئے کے متعلق مکمل طور پر جاننے والا ہے'' (الحدید ۔۳)

اول اور آخر ہمارے علم کے مطابق دو منتہائیں ہیں۔ ان کے مابین ہماری کائنات کی تخلیق ہے

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ

''آسمانوں اور زمین کو عدم سے تخلیق کرنے والا ہے''

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ

''اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں'' (حوالہ الشوریٰ ۔۱۱)

لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ ''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں''۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَىُّ ٱلۡقَيُّومُ ''اللہ کی ذات مطلق ہے اس کے سوا الٰہ کوئی نہیں'' (حوالہ البقرۃ ۲۵۵، آلِ عمران ۲)

اور ٱلۡقَيُّومُ کا مفہوم ہے:

وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱلۡحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ

''اور اس زندہ پر بھروسہ رکھ جو مرے گا نہیں'' (حوالہ الفرقان ۵۸)۔ جو اول ہے وہی آخر ہے

لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىۡءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجۡهَهُ ۚ

''اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر شئے نے ہلاک ہونا ہے'' (حوالہ القصص ۸۸)

كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

''جو کوئی بھی اس پر ہے فنا ہونے والا ہے۔

وَيَبۡقَىٰ وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو ٱلۡجَلَـٰلِ وَٱلۡإِكۡرَامِ ﴿٢٧﴾

اور تیرے صاحب جلال وعزت رب کی ذات ہی باقی رہ جائے گی'' (سورۃ الرحمٰن ۲۶۔۲۷)

اللہ تعالیٰ واحد ہستی ہے جو اول ہے۔ اور اسی کا یہ وصف ہے

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمًا ''یقیناً اللہ ہمیشہ سے تمام کی تمام شئے کا علم رکھنے والا ہے'' (حوالہ النساء ۳۲، الاحزاب ۵۴)

وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمًا (حوالہ الاحزاب ۴۰، الفتح ۲۶)

وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ (حوالہ النساء ۱۷۶، النور ۶۴)

وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ (حوالہ النور ۳۵، التغابن ۱۱، الحجرات ۱۶)

أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ (حوالہ المائدہ ۹۷) إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ (حوالہ الانفال ۷۵، التوبہ ۱۱۵)

إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ (حوالہ العنکبوت ۶۲، المجادلۃ ۷)۔ اور یوں بھی فرمایا

وَرَبُّكَ أَعۡلَمُ بِمَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٲتِ وَٱلۡأَرۡضِ ۗ

''اور آپ (ﷺ) کا رب آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اس کو خوب جانتا ہے'' (حوالہ الاسراء ۵۵)

وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ٥ ''اور ہم ہر بات، شئے کو جانتے ہیں'' (حوالہ الانبیاء۔۸۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے متعلق ارشاد فرمایا

وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (حوالہ آلِ عمران۔۲۹)

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (حوالہ العنکبوت۔۵۲)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

''اور اللہ یقیناً جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے'' (حوالہ الحجرات۔۱۶)

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ''وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے باہر آتا ہے

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے'' (حوالہ سباء۔۲، الحدید۔۴)

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

'کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔

إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ

بیشک یہ ایک کتاب میں ہے'' (حوالہ الحج۔۷۰)

علم کتاب میں محفوظ ہوتا ہے۔

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ''اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور پانی کے ذخائر میں ہے۔

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا اور کوئی پتہ ایسا نہیں جو گرتا ہو سوائے اس کے جو اس کے علم میں ہے۔

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں

وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اور نہ کوئی تر یا خشک شئے ہے

إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ٥ سوائے اس کے جو ایک کتاب مبین میں لکھا ہوا ہے'' (الانعام۔۵۹)

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا

'اور زمین میں کوئی ذی حیات نہیں جس کا رزق اللہ پر منحصر نہ ہو، اور وہ اس کے ٹھہرنے اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔

كُلٌّ فِى كِتَـٰبٍ مُّبِينٍ ۝ تمام کے متعلق ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے '' (سورۃ ھود۔۶)

کتاب علم کا احاطہ کرتی ہے۔ اسے گھیرے میں لے لیتی ہے۔

وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَـٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝

''اور ہر چیز کا ہم نے ایک واضح کتاب میں شمار، ضبط تحریر، احاطہ کر رکھا ہے'' (حوالہ یٰس۔۱۲)

أَحْصَيْنَـٰهُ کا مادہ ''ح ص ی'' ہے اور اس کے معنی کسی چیز کی گنتی کرنے اور شمار کر کے احاطہ، حصار میں لینا ہیں۔

فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ کے معنی ''واضح کتاب میں'' کیوں کئے جاتے ہیں؟ إِمَامٍ کتاب اور مُّبِينٍ واضح۔ یہ بات یوں واضح ہے

وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَـٰهُ كِتَـٰبًا ﴿٢٩﴾

''اور ہم نے ہر شئے کو کتاب میں لکھ کر احاطہ، شمار کر رکھا تھا'' (سورۃ النباء۔۲۹) تسلیم کیا جائے گا

هَـٰذَا ٱلْكِتَـٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ

''یہ کتاب ہے کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے اور نہ ہی کوئی بڑی، مگر اس نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے'' (حوالہ الکھف۔۴۹)

وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَـٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا کتاب امام ہے۔

''اور اس (قرآنِ مجید) سے قبل کتابِ موسیٰ (علیہ السلام) امام تھی'' (حوالہ ھود۔۱۷، الاحقاف۔۱۲)

آسمان اور زمین میں سب کچھ ظاہر، عیاں نہیں ہے۔ نہ جانے اس میں کیا کچھ پوشیدہ، پنہاں، غائب ہے۔ کتاب مبین اس کا احاطہ بھی کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾

''اور آسمان اور زمین میں کوئی چیز چھپی نہیں مگر وہ ایک واضح کتاب میں لکھی ہے'' (النمل۔۷۵)

وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ

''اور آپ (ﷺ) کے رب سے ذرہ کی مانند شئے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں

وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ

اور نہ ذرہ سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی

إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ مُّبِينٍ ۝

مگر وہ ایک واضح کتاب میں لکھی ہوتی ہے'' (حوالہ یونس۔۶۱)

الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ پھر بتایا

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ

''اس (عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ) سے ذرہ کی مانند شئے آسمانوں میں چھپتی ہے اور نہ زمین میں ۔ اور نہ اس ذرہ سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی

إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝ مگر وہ ایک واضح کتاب میں لکھی ہوتی ہے'' (حوالہ سورۃ سباء۔۳)۔

قرآنِ مجید نے قبل مسیح کے لوگوں کی مادے کے متعلق اٹامک تھیوری کو رد کردیا تھا۔ چودہ صدیاں قبل عام انسان کو ''ذرے سے چھوٹی شئے'' کا ادراک نہیں تھا لیکن آج سب کو ہے مگر قرآنِ مجید سے ان کی دوری ہے کہ نصیحت پھر بھی نہیں لیتے۔ علم وہ ہے جو کتاب میں محفوظ کردیا گیا ہو۔ ارشاد فرمایا

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ

''اور جو حمل بھی کوئی مادہ اٹھاتی ہے اور جو وہ جنتی ہے وہ اس کے علم میں ہوتا ہے

وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِۦٓ

اور کوئی لمبی عمر پانے والا عمر نہیں پاتا، نہ اس کی عمر میں کمی ہوتی ہے

إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مگر وہ کتاب میں لکھا ہے'' (حوالہ فاطر۔۱۱)۔

کتاب میں کس قدر تفصیل اور جزئیات میں لکھا جاتا ہے اس کی ایک جھلک یہ ہے

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ ٱلْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَٰبٌ حَفِيظٌۢ ﴿٤﴾

''ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان (مُردوں) میں سے کم کرتی ہے، اور ہمارے پاس ایک نگہبان کتاب ہے'' (سورۃ قٓ۔۴)

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو بتایا تھا لَّا يَضِلُّ رَبِّى وَلَا يَنسَى ۝ 'میرا رب نہ غافل ہوتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے' (حوالہ طٰہٰ۔۵۱)

لیکن اس کے باوجود اس رب العالمین کا انداز یہ ہے کہ ہر بات، ہر شئے کے متعلق سب کچھ کتاب میں درج کیا ہوا ہے۔ علم غیر متبدل ہے اور اسے زمانہ متاثر نہیں کرتا۔ علم وہ ہے جو کتاب میں محفوظ کردیا گیا ہو۔ کیا آپ کسی ایسے شخص کو سیانوں میں شمار کرسکتے ہیں جو کتاب میں محفوظ علم سے رہنمائی لینے کی بجائے شہروں کے گلی کوچوں میں لوگوں سے یہ پوچھتا پھرے کہ کیا انہیں آج سے ڈھائی سو سال قبل بعض لوگوں کے مابین ہونے والی گفتگو کے متعلق کچھ معلومات ہیں؟

خالق کو اپنی تخلیق کے ظاہر اور باطن کا مکمل علم ہوتا ہے۔

وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ

''اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو'' (حوالہ البقرۃ۔۳۳)

وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝

''اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو'' (المائدہ۹۹، النور، ۲۹)

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾

''کیا وہ (منافقین اور اہل یہود) نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھل کر کہتے ہیں'' (البقرۃ۔۷۷)

وَهُوَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَفِى ٱلْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾

''وہی ایک اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔ تمہارے چھپے اور کھلے سب حال جانتا ہے

اور جو بھلائی یا برائی تم کماتے ہو اس سے خوب واقف ہے'' (الانعام۔۳)

وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾

''اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھل کر کہتے ہو'' (النحل۔۱۹)

لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ

''بلاشبہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ کھل کر کہتے ہیں'' (حوالہ النحل۔۲۳)۔

إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾

''وہ اونچی کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو'' (الانبیاء۔۱۱۰)

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ (سورۃ النمل۔۷۴)

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ (القصص۔۶۹)

''اور آپ (ﷺ) کا رب یقیناً جانتا ہے جو ان کے سینے چھپا لیتے ہیں اور جو وہ کھل کر کہتے ہیں''

إِن تُبْدُوا۟ شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾

''اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ، تو (کوئی فرق نہیں پڑتا) بیشک اللہ ہر بات کو جانتا ہے'' (الاحزاب۔۵۴)

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾

''پس آپ (ﷺ) کو ان کی بات غمگین نہ کرے۔ ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کھلم کھلا کہتے ہیں'' (یٰس۔۷۶)

اللہ تعالیٰ کا علم وسیع تر ہے۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى ٱلصُّدُورُ ﴿١٩﴾

''وہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو سینوں میں چھپا ہے'' (غافر۔۱۹)

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَـٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ

''جولوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں'' (حوالہ فصلت۔۴۰)

وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ

''اور میں خوب جانتا ہوں جو تم نے چھپایا اور جو تم نے کھلم کھلا کیا'' (حوالہ الممتحنة۔۱)

يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''وہ یقیناً جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے

وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو کھلم کھلا کرتے ہو'' (حوالہ التغابن۔۴)

اللہ تعالیٰ کے علم کی منتہا نہیں

وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٥ (حوالہ آلِ عمران۔۱۵۴، التغابن۔۴)

إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٥ (حوالہ آلِ عمران ۱۱۹ المائدہ۔۷، لقمان ۲۳)

إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٥ (حوالہ الانفال ۴۳، ھود ۵، فاطر، ۳۸، الزمر ۷، الشوریٰ ۲۴، الملک ۱۳)

وَهُوَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٥ (حوالہ الحدید۔۶) ''اللہ تعالیٰ یقیناً سینوں کے بھید بھی جانتا ہے''۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿١٤﴾

''کیا وہ نہ جانے گا جس نے تخلیق کیا؟ اور وہ باریک بین اور باخبر ہے'' (الملک۔۱۴)

اللہ رب العزت نے ملائکہ سے فرمایا تھا

إِنِّىٓ أَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''میں آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں جانتا ہوں'' (حوالہ البقرۃ۔۳۳)

وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ

''اور اسی کے پاس پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا'' (حوالہ الانعام۔۵۹)

فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ آپ (علیہ وسلم ﷺ) کہیں ''مستقبل میں پنہاں کی خبر صرف اللہ کے پاس ہے'' (حوالہ یونس۔۲۰)۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''اور اللہ ہی کے پاس آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں ہیں'' (حوالہ ھود ۱۲۳، النحل۔۷۷)

لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اسی کے پاس ہیں'' (حوالہ الکہف۔۲۶)

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ

آپ (ﷺ) بتائیں ''اللہ کے سوا کوئی بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے غیب کو نہیں جانتا'' (حوالہ النمل۔۶۵)

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّـٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾

آپ (ﷺ) کہہ دیں ''میرا رب حق کے ساتھ نشانہ لگاتا ہے اور وہ چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے'' (سباء،۔۴۸)

إِنَّ ٱللَّهَ عَـٰلِمُ غَيْبِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کا علم رکھتا ہے'' (حوالہ فاطر۔۳۸)

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے'' (حوالہ الحجرات۔۱۸)

سرگوشیاں خفیہ ہوتی ہیں

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّـٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی خفیہ سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے' (التوبہ۔۷۸)

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِۦٓ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰٓ إِذْ يَقُولُ ٱلظَّـٰلِمُونَ

''ہم خوب جانتے ہیں جس وجہ سے وہ کان لگاتے ہیں جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں، اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں جب ظالم کہتے ہیں إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ''تم تو صرف ایک جادو مارے شخص کے پیچھے چل رہے ہو'' (الاسراء۔۴۷)

اور خفیہ سرگوشیوں میں یہ باتیں بھی کرتے تھے'' اور وہ کہتے ہیں'' یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ ایسا کیوں نہیں ہوا کہ اس کی طرف کوئی فرشتہ اتارا جاتا جو اس کے ساتھ ہو کر ڈراتا۔ یا اسے کوئی خزانہ دیا جاتا، یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھاتا؟ اور ظالم کہتے ہیں إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ''تم تو صرف ایک جادو مارے شخص کے پیچھے چل رہے ہو'' (الفرقان۔۷۔۸)۔ ان لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں کے متعلق بتا کر فرمایا

ٱنظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا۟ لَكَ ٱلْأَمْثَالَ فَضَلُّوا۟ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾

ٱنظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا۟ لَكَ ٱلْأَمْثَـٰلَ فَضَلُّوا۟ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾

''دیکھ! وہ تیرے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ یوں بھٹک رہے ہیں، سو راہ نہیں پا سکتے'' (الاسراء۔۴۸، الفرقان۔۹)

کائنات کی کوئی ایسی بات نہیں جو ضبط تحریر میں نہ لائی جاتی ہو۔ فرمایا

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾

''یا کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی خفیہ بات اور ان کی سرگوشی کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں!

اور ہمارے فرشتے جو ان کے پاس ہیں لکھتے جاتے ہیں'' (الزخرف۔۸۰)

ہر بات چاہے بلند آواز میں کہی گئی ہو یا خفیہ سرگوشیاں ہوں ضبط تحریر میں لائی جاتی ہے

وَٱللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ ''اللہ ان کی یہ ساری سرگوشیاں لکھ رہا ہے'' (حوالہ النساء۔۸۱)

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ''اور تمہارے اوپر نگہبان، محافظ بھیجتا ہے'' (حوالہ الانعام۔۶۱)

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ يَحْفَظُونَهُۥ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۗ

''ہر کسی کیلئے آگے اور پیچھے سے پیچھا کرنے والے فرشتے ساتھ رہتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں'' (حوالہ الرعد۔۱۱)

اور الطارق کی آیت ۴ میں بھی بتایا إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ ''کوئی جان ایسی نہیں جس پر نگہبان مقرر نہ ہو''

یہ محافظ ہر لمحے کا ریکارڈ رکھ رہے ہیں

إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝

''بیشک ہمارے فرستادہ، بھیجے ہوئے فرشتے تمہاری چالوں، فریبوں کو لکھ رہے ہیں'' (یونس۔۲۱)

بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ

''(کیوں نہیں ہم ان کی خفیہ بات اور سرگوشی کو سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے جو ان کے پاس ہیں لکھتے جاتے ہیں'' (الزخرف۔۸۰)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ يَتَلَقَّى ٱلْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَعَنِ ٱلشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾

''اور ہم نے انسان کو تخلیق کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو خیال اس کے نفس میں ہے۔ اور ہم اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں

بہ نسبت حبل الورید (''پہنچانے والی رسی، vocal cord'') کے، اُس وقت، جب لیتے ہیں دو لینے والے

ایک دائیں جانب سے اور ایک بائیں جانب سے، بیٹھا ہوا۔

انسان قول میں سے کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالتا کہ (اسے لکھنے کیلئے) ایک تیار بیٹھا محافظ اسے لے'' (قٓ۔۱۶۔۱۸)

یہ انتہائی اہم اور ریکارڈ سے نتائج کے مرتب ہونے کے حوالے سے اہمیت کی حامل بات ہے اس لئے مناسب ہے کہ یہاں کچھ دیر رک کر اپنے متعلق سوچیں کہ زندگی میں ہم کیا کچھ کہتے رہے ہیں چاہے دوسروں کو کیا گیا وعظ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا ہمارے ہونٹوں اور زبان نے ہمارے آقا، آقائے نامدار ﷺ کی پیروی کی ہے؟ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿٣﴾ ''اور نہ وہ اپنی خواہش رتخیل سے لوگوں سے باتیں بیان کرتے ہیں إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ بیشک یہ ایک وحی ہے جو کی جاتی ہے'' (سورۃ النجم۔۳۔۴)۔

انسان اپنے متعلق یہ بات خود کہے تو ماننے میں کوئی پس و پیش کر سکتا ہے۔ اللہ کے فرمان اور گواہی سے انکار ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسولوں کے متعلق زبان سے کوئی بات ادا کرنے سے قبل اس بات کی تصدیق اور یقین ہونا چاہئے کہ یہ بات نازل کردہ کتاب میں درج ہے یا علم کے آثار میں سے ہے وگرنہ غلط بیانی ہمارے ہی کھاتے، کتاب میں لکھی جائے گی۔ ''اللہ بہتر جانتا ہے'' کہہ دینے سے ہمارا بیان تحریر میں سے حذف نہیں ہو جاتا۔

وہی ہستی ہر شئے کے متعلق عَلِيمٌ جاننے والا اور خَبِيرٌ خبر رکھنے والا، باخبر کہلا سکتی ہے جو غافل نہ ہو۔ ارشاد فرمایا:

وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ''اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں'' (حوالہ البقرۃ۔۷۴، ۸۵، ۱۴۰، ۱۴۹، آلِ عمران۔۹۹)

وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ ''اور اللہ ان کے اعمال سے بھی غافل نہیں'' (حوالہ البقرۃ۔۱۴۴)

وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ ''اور آپ (ﷺ) کا رب لوگوں کے اعمال سے غافل بھی نہیں'' (حوالہ الانعام۔۱۳۲)

وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ اور آپ (ﷺ) کا رب لوگوں کے اعمال سے غافل بھی نہیں'' (حوالہ ھود ۱۲۳، النمل ۹۳)

لوگوں کے اعمال سے غافل، بے خبر وہ نہیں ہوتا جو ہر لمحہ انہیں دیکھ رہا ہو۔ ارشاد فرمایا:

وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ ''اللہ دیکھ رہا ہے ان اعمال کو جو وہ کرتے ہیں'' (حوالہ البقرۃ۔۹۶، آلِ عمران۔۱۶۳، المائدہ۔۷۱)

إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ''بے شک اللہ تمہارے عملوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے'' (حوالہ البقرۃ۔۱۱۰، ۲۳۷)

وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ''اور جان لو کہ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے'' (حوالہ البقرۃ۔۲۳۳)

وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اللہ تمہارے عملوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے'' (حوالہ البقرۃ ۲۶۵، آلِ عمران ۱۵۶، الانفال ۷۲، الحدید ۴، الممتحنۃ ۳، التغابن۔۲) فَإِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ''تو اللہ دیکھ رہا ہے ان کے عملوں کو جو وہ کرتے ہیں'' (حوالہ الانفال۔۳۹) إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ''وہ بیشک تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے'' (حوالہ ھود۔۱۱۲، فصلت۔۴۰)

وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا٥ ''اوراللہ ہمیشہ دیکھتا ہے جو عمل بھی تم کرتے ہو'' (حوالہ الاحزاب۔۹، الفتح۔۲۴)

إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ٥ ''میں تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہوں'' (حوالہ سباء۔۱۱)

وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ٥ ''اللہ دیکھنے والا ہے ان اعمال کو جو تم کرتے ہو'' (حوالہ الحجرات۔۱۸)

اللہ رب العزت لوگوں کے اعمال سے باخبر ہے۔ارشاد فرمایا

وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ٥ ''اوراللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے'' (حوالہ البقرۃ ۲۳۴، ۲۷۱، آلِ عمران۔۱۸۰، الحدید۱۰، المجادلۃ ۔۳، ۱۱، التغابن ۸) وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ٥ ''اوراللہ باخبر ہے ان اعمال سے جو تم کرتے ہو'' (حوالہ آلِ عمران۔۱۵۳، التوبہ ۔۱۶، المجادلہ ۱۳، المنافقون۔۱۱) إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا٥ ''بیشک اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو باخبر ہے'' (حوالہ النساء ۹۴، ۱۲۸، ۱۳۵، الاحزاب۔۲) إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ٥ ''یقیناً اللہ باخبر ہے ان اعمال سے جو تم کرتے ہو'' (حوالہ المائدہ۔۸، النور۔۵۳، الحشر۔۱۸) إِنَّهُۥ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ٥ ''بیشک وہ ان کے عملوں سے باخبر ہے'' (حوالہ ھود۔۱۱۱)

أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ٥ ''بیشک اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے'' (حوالہ لقمان۔۲۹)

بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًۢا٥ ''نہیں! بلکہ اللہ ہمیشہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے'' (حوالہ الفتح۔۱۱)

اور جو غافل نہیں بلکہ بَصِيرٌ اور خَبِيرٌ ہو وہی عَلِيمٌ جاننے والا ہوتا ہے۔ارشاد فرمایا:

وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ٥ ''اوراللہ جانتا ہے جو عمل تم کرتے ہو'' (حوالہ البقرۃ۔۲۸۳، النور۔۲۸)

وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ٥ ''اوراللہ جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں'' (حوالہ یوسف۔۱۹)

بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ٥ ''کیوں نہیں! اللہ جانتا ہے جو تم کیا کرتے تھے'' (حوالہ النحل۔۲۸)

وَإِن جَـٰدَلُوكَ فَقُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾

''اور اگر وہ آپ (ﷺ) سے بحث، تکرار کریں تو کہہ دیں ''اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو'' (الحج۔۶۸)

قَالَ رَبِّىٓ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ ''انہوں (شعیب علیہ السلام) نے کہا ''میرا رب تمہارے عمل کو خوب جانتا ہے'' (الشعراء۔۱۱۸) وَٱللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَـٰلَكُمْ٥ ''اوراللہ تمہارے عملوں کو جانتا ہے'' (حوالہ سورۃ محمد ﷺ ۔ ۳۰)

اللہ رب العزت کے علم میں انسان کے تمام اچھے اور برے اعمال وافعال ہیں۔ ارشاد فرمایا

وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ يَعۡلَمۡهُ ٱللَّهُ

''اورتم جو (اس دوران) بھلائی کا فعل کروگے اللہ اسے جان لے گا'' (حوالہ البقرۃ۔۱۹۷)

وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ۝

''اور بھلائی کا جو بھی فعل تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے'' (حوالہ البقرۃ۔۲۱۵)

وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا۝

''اور بھلائی کا جو بھی فعل تم کرتے ہو تو بیشک اللہ اس کا علم رکھتا ہے'' (حوالہ لنساء۔۱۲۷)

إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِمَا يَفۡعَلُونَ۝ ''بیشک اللہ جانتا ہے جو فعل وہ کرتے ہیں'' (حوالہ یونس۔۳۶)

إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُونَ۝ ''یقیناً اللہ جانتا ہے جو فعل تم کرتے ہو'' (حوالہ النحل۔۹۱)

وَٱللَّهُ عَلِيمُۢ بِمَا يَفۡعَلُونَ۝ ''بیشک اللہ جانتا ہے جو فعل وہ کرتے ہیں'' (حوالہ النور۔۴۱)

إِنَّهُۥ خَبِيرُۢ بِمَا تَفۡعَلُونَ۝ ''بیش کاللہ تمہارے افعال سے باخبر ہے'' (حوالہ النمل۔۸۸)

وَهُوَ أَعۡلَمُ بِمَا يَفۡعَلُونَ۝ ''اور وہ خوب جانتا ہے جو فعل وہ کرتے ہیں'' (حوالہ الزمر۔۷۰)

وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُونَ۝ ''اور وہ جانتا ہے جو فعل تم کرتے ہو'' (حوالہ الشوریٰ۔۲۵)

بیشک اللہ ہمارے اعمال وافعال کو جانتا ہے لیکن انہیں ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔

وَكُلُّ شَيۡءٍ فَعَلُوهُ فِي ٱلزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ ''اور جو فعل بھی وہ کرتے ہیں وہ کتابوں میں درج ہے

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسۡتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے'' (القمر۔۵۲۔۵۳)

وَإِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحَٰفِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَٰتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ ﴿١٢﴾

''اورتم پر نگران مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو فعل تم کرتے ہو'' (سورۃ الانفطار۔۱۰۔۱۲)

وَوُضِعَ ٱلۡكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلۡمُجۡرِمِينَ مُشۡفِقِينَ مِمَّا فِيهِ ''اور کتاب رکھ دی جائے گی اور پھر آپ (ﷺ)

دیکھیں گے کہ مجرمین اس سے سہمے ہوئے ہیں جو اس میں (لکھا) ہے''۔ کتنی عرق ریزی سے لکھتے ہیں؟

وَيَقُولُونَ يَـٰوَيۡلَتَنَا مَالِ هَـٰذَا ٱلۡكِتَـٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحۡصَىٰهَاۚ

''اور مجرمین کہتے ہیں '' آہ ہم پر افسوس! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے تمام کو شمار کر رکھا ہے'' (حوالہ الکہف۔۴۹)

آقائے نامدار ﷺ کو بتایا

وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةًۚ

''اور آپ (ﷺ) ہر امت (نسل، قوم) کو گھٹنے ٹیکے ہوئے دیکھیں گے

كُلُّ أُمَّةٍ تُدۡعَىٰٓ إِلَىٰ كِتَـٰبِهَا ٱلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ o

ہر امت / نسل کو اس کی کتاب کی طرف بلایا جائے گا '' آج تمہیں تمہارے عملوں کی جزا دی جائے گی۔

هَـٰذَا كِتَـٰبُنَا يَنطِقُ عَلَيۡكُم بِٱلۡحَقِّۚ

یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچائی کے ساتھ بولتی ہے

إِنَّا كُنَّا نَسۡتَنسِخُ مَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ o

جو کچھ تم کرتے تھے ہم لکھتے جاتے تھے'' (الجاثیۃ۔۲۹)۔

سورۃ المومنون کی آیت ۶۲ میں بھی واضح فرمایا ہے

وَلَدَيۡنَا كِتَـٰبٌ يَنطِقُ بِٱلۡحَقِّۚ

''اور ہمارے پاس (ان کی) کتاب جو حقیقت، سچ بولتی ہے

وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ o

اور ان پر کوئی (دنیا میں بھی اور جزا کے معاملے میں) زیادتی نہیں کی جائے گی''۔

اللہ تعالیٰ خَـٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٍ ہر شئے کا خالق ہے اور بتایا

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ وَكِيلٌ o ''اور وہ ہر شئے کا کارساز، نگران، ذمہ دار ہے'' (حوالہ الانعام۔۱۰۲)

وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ وَكِيلٌ o ''اور اللہ ہر شئے کا کارساز ہے'' (حوالہ ھود۔۱۲)

ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾

''اللہ ہر شئے کا خالق ہے۔اور وہی ہر شئے کا کارساز ہے'' (الزمر۔٦٢)

وَكِيلٌ کا مادہ ''و ک ل'' ہے اور اس ہستی کو کہتے ہیں جو دوسرے کے کام کی نگرانی اور دیکھ بھال کرے۔ وکیل وہ ہوتا ہے جس پر اعتماد کیا جائے، جو کسی بات کا ذمہ دار ہو، جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿٣﴾

''اور اللہ پر بھروسہ کرو۔اور اللہ کا کارساز، ذمہ دار ہونا کافی ہے'' (الاحزاب۔٣، اور حوالہ النساء۔٨١، الاحزاب۔٤٨)۔

تَوَكَّلْ کے معنی اعتماد، بھروسہ کرنا ہیں۔ کسی کی وکالت، ذمہ دار حیثیت پر اعتماد کرنا

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾

''اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔اور اللہ ہی ان کا کارساز، منتظم، ذمہ دار ہے'' (النساء۔١٣٢)۔

اور جو بَصِيرٌ، خَبِيرٌ اور عَلِيمٌ ہے وہ شَهِيدٌ ہے۔ارشاد فرمایا

وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ٥ ''اور اللہ گواہ ہے ان اعمال پر جو تم کرتے ہو'' (حوالہ آلِ عمران ٩٨)

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ٥

''یقیناً اللہ تمام کی تمام چیزوں (اشیاء معاملات، باتیں، اعمال وافعال) پر نگران، گواہ ہے'' (حوالہ النساء۔٣٣، الاحزاب۔٥٥)

شَهِيدٌ کا مادہ ''ش ھ د'' ہے اور اس کے معنی حاضر، موجود ہونا ہیں۔

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا۟ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ

''اور آپ (ﷺ) جس حال میں بھی ہوں اور اس قرآنِ مجید میں سے جو آپ تلاوت فرماتے ہوں

وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِۚ

اور تم لوگ جو عمل بھی کرتے ہو ہم اس پر شاہد ہوتے ہیں (دیکھ رہے ہوتے ہیں) جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو'' (حوالہ یونس۔٦١)

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْۚ

''اور اللہ تم سب کے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو'' (حوالہ سورۃ الحدید۔٤)

مَا يَكُونُ مِن نَّجۡوَىٰ ثَلَـٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ

''کسی راز داری کی محفل میں تین نہیں ہوتے مگر اللہ ان میں چوتھا ہوتا ہے

وَلَا خَمۡسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ اور نہ پانچ ہوتے ہیں کیونکہ ان میں چھٹا اللہ ہوتا ہے

وَلَآ أَدۡنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ أَيۡنَ مَا كَانُوا۟ۖ

اور نہ ان سے کم یا ان سے زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں مگر اللہ ان سب کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں'' (المجادلة۔۷)

واضح ہوا کہ انسان چاہے اکیلے اور چاہے محفل میں جہاں کہیں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ ان کا رفیق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر شَهِيدٌ، شَهِيدًا ہے۔

شَهِيدًا گواہ، نگران ہے۔ نگرانی نظام کے استحکام کی ضمانت ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيدًا ''یقیناً اللہ ہر چیز پر ہمیشہ سے نگران ہے'' (حوالہ النساء۔۳۳، الاحزاب۔۵۵)

إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيدٌ (حوالہ الحج۔۱۷) وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيدٌ (حوالہ سباء۔۴۷)

وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيدٌ ''یقیناً اللہ ہر چیز پر ہمیشہ سے نگران ہے'' (حوالہ المجادلة۔۶، البروج۔۹)

وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ''اور نگرانی کیلئے اللہ کافی ہے'' (حوالہ النساء۔۷۹، ۱۶۶، الفتح۔۲۸)

أَوَلَمۡ يَكۡفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيدٌ

''مگر کیا تیرے رب کے بارے میں یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے؟'' (حوالہ فصلت۔۵۳)

قُلۡ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيۡنِي وَبَيۡنَكُمۡۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ (الاسراء۔۹۶)

''آپ (ﷺ) کہیں ''میرے اور تمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا اور دیکھ رہا ہے''

حفاظت اور نگہبانی کے متعلق بتایا

وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفۡظُهُمَاۚ (حوالہ البقرة۔۲۵۵)

''اس کی کرسی (اقتدار) آسمانوں اور زمین سے کشادہ اور فراخ (وسیع تر) ہے۔ اور ان کی حفاظت اس پر بوجھ نہیں ہے''

وَسِــعَ کا مادہ ''و س ع'' ہے اور لغت میں اس کے معنیٰ ''قدرت رکھنا، طاقت رکھنا، اختیار رکھنا ہیں''۔ ابن فارس نے اس مادہ کے بنیادی معنیٰ تنگی اور بدحالی کی ضد بتائے ہیں۔ جناب راغب نے لکھا ہے کہ یہ اس طاقت کو کہتے ہیں جو اس کام سے ذرا زیادہ ہو جو اس کے سپرد کیا جائے۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ کشادگی اور فراخی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کوئی بھی شئے جب پیمانوں، مقدار میں ہو تو وہ محدود ہوتی ہے چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ وہ اس کی وسعت ہے۔ اور وسعت قابل موازنہ شئے، بات ہے۔ وَسِع موازنہ کرتا ہے اللہ رب العزت کا اقتدار آسمانوں اور زمین سے وسیع تر ہے کہ وہ رب العالمین ہے

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا (حوالہ البقرۃ۔۲۳۳)

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (حوالہ البقرۃ۔۲۸۶)

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (حوالہ الانعام۔۱۵۲، الاعراف۔۴۲، المومنون۔۶۲)

''اللہ تعالیٰ کسی نفس پر بوجھ نہیں ڈالتا، پابند نہیں کرتا سوائے اتنا جتنی اس کی وسعت ہے''

''تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی بیویوں کو جنہیں تم نے چھوا ہی نہیں یا جن کا مہر بھی مقرر نہیں کیا طلاق دے دو''

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى ٱلْمُوسِعِ قَدَرُهُۥ وَعَلَى ٱلْمُقْتِرِ قَدَرُهُۥ مَتَـٰعًا بِٱلْمَعْرُوفِ

''مگر انہیں سامان دو۔ خوشحال کے ذمے اس کی حیثیت کے مطابق (اس کے اپنے پیمانے، تناسب)

اور تنگدست پر اس کے اپنے پیمانے اور دستور کے مطابق سامان دینا ہے'' (حوالہ البقرۃ۔۲۳۶)

قَالُوٓاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيهَا

''فرشتوں نے کہا'' کیا اللہ کی زمین تمہارے لئے وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے'' (حوالہ النساء۔۹۷)

وَمَن يُهَاجِرْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِى ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً (حوالہ النساء۔۱۰۰)

''اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کیلئے بہت وسیع جگہ اور گزر بسر کیلئے بڑی گنجائش پائے گا''

إِنَّ أَرْضِى وَٰسِعَةٌ ''میری زمین بہت کشادہ، وسیع ہے'' (حوالہ العنکبوت۔۵۶)

وَأَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةٌ ''اور اللہ کی زمین بہت کشادہ، وسیع ہے'' (حوالہ الزمر۔۱۰)۔

وَسِعَ اور لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ''اللہ تعالیٰ کسی نفس پر بوجھ نہیں ڈالتا، پابند نہیں کرتا سوائے اتنا جتنی اس کی وسعت ہے'' (حوالہ البقرۃ۔۲۸۶)۔ اس کے معنیٰ اور مفہوم سورۃ الطلاق کی آیت ۷ سے انتہائی واضح ہیں۔ فرمایا:

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِۦ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُۥ فَلْيُنفِقْ مِمَّآ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ۚ

''چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جسے نپا تلا، پیمانے (قدر) کا رزق میسر ہو

اسے اس ہی میں سے خرچ کرنا چاہئے جو اللہ نے اسے عطا کیا ہو۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ ءَاتَىٰهَا ۚ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اتنا جتنا اسے عطا کیا ہو'' (حوالہ الطلاق۔۷)

جو شئے، بات، قوت پیمانے، قدر سے زیادہ ہو وہ کشادہ، فراخ، وسیع کہلاتی ہے۔ حقیقی وسعتوں کے پیمانے اور تول نہیں ہوتے اس لئے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ کے یہ معنی اور مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اقتدار، طاقت، غلبہ آسمانوں اور زمین پر محیط ہے، ''اس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے''۔ حقیقی وسعتوں کے کنارے نہیں ہوتے۔ آسمانوں اور زمین کا ہمارا یہ عالم مسخر ہے۔

يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ إِنِ ٱسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا۟ مِنْ أَقْطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ فَٱنفُذُوا۟ ۚ

''اے جن وانس کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کے اطراف وجوانب سے نکل سکتے ہو تو (جاؤ شوق سے) نکل جاؤ''۔

لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَٰنٍ ۝

''تم نکل نہیں سکتے سوائے ''سلطان'' کے ساتھ'' (سورۃ الرحمٰن۔۳۳)

اور ''سلطان'' تو وہی ہو سکتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کے اطراف وجوانب سے نکل چکے ہوں اور بات ثابت ہو چکی ہو کہ آسمانوں اور زمین کو انسان کیلئے مسخر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے یہ پیغام دیا ہے ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ نے انہیں رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ بتایا ہے۔ اس لئے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ کے معنی اور مفہوم یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار کی وسعتیں لامحدود ہیں۔ ہمارا تو ایک عالم ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

'' مگر کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے اس پر قادر ہے کہ ان کی مانند اور بھی بنا دے' (حوالہ الاسراء ۹۹)

أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ

''اور کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اس پر قادر نہیں کہ اُن کی طرح اور بھی بنا دے؟

بَلَىٰ وَهُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ

کیوں نہیں! یقیناً قادر ہے۔ اور وہی تو سب سے بڑا بنانے والا اور علم والا ہے'' (یٰس۔۸۱)

اللہ رب العزت کیلئے جب وَاسِعٌ استعمال ہوتو اس کے انتہائی معنی اور مفہوم ہوگا اور موازنے کیلئے کوئی شئے، پیمانہ، قدر، حد نہیں ہوگی۔ اور اردو میں اس کیلئے مناسب لفظ لامحدود (infinite) ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (حوالہ البقرہ۔۱۱۵)

وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (حوالہ البقرہ ۲۴۷، ۲۶۱، ۲۶۸، آلِ عمران۔۷۳، المائدہ۔۵۴، النور۔۳۲)

''یقیناً اللہ تعالیٰ لامحدود علم رکھنے والا ہے''۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا

وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ''میرے رب کا علم تمام کی تمام شئے کے متعلق لامحدود ہے'' (حوالہ الانعام۔۸۰)

وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ ''اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے'' (حوالہ طٰہ۔۹۸)۔

اللہ رب العزت پیمانوں اور حدوں سے منزہ و پاک ہے۔

فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ

''اس لئے آپ (ﷺ) کہہ دیں 'تمہارا رب وسیع، لامحدود رحمت والا ہے'' (حوالہ انعام۔۱۴۷)

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ''اور میری رحمت تمام چیزوں پر پھیلی ہوئی ہے'' (حوالہ الاعراف۔۱۵۶)۔

آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ، رب العالمین کا بنایا ہوا ایک عالم ہے اور اس کے اقتدار کی وسعتیں لامحدود ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ ''وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں''۔ وہ کہتے ہیں

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا 'ہمارے رب! تونے رحمت اور علم میں ہر چیز کو سمار کھا ہے'' (حوالہ غافر۔۷)

اور بنی نوع انسان کے غم میں ہر لمحہ فکرمند رہنے والے قلب مبارک کیلئے باعث اطمینان بننے والی یہ حقیقت بھی بیان فرمائی

إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ''یقیناً آپ (ﷺ) کے رب کی بخشش وسیع، لامحدود ہے'' (حوالہ النجم۔۳۲)

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ (حوالہ البقرۃ۔۲۵۵)

''اس کی کرسی (اقتدار) آسمانوں اور زمین سے کشادہ اور فراخ (وسیع تر) ہے۔ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا اور ان کی حفاظت اس پر بوجھ نہیں ہے'' إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ (ھود علیہ السلام نے کہا تھا) ''بیشک میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے' (حوالہ ھود۔۵۷) وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ ''اور آپ (ﷺ) کا رب ہر چیز کا نگران ہے'' (حوالہ سباء۔۲۱)۔

حَفِيظٌ، حَافِظٌ کا مادہ ''ح ف ظ'' ہے اور اس کے معنی نگہبانی، حفاظت کرنا، بچانا ہیں۔ محفوظ کرنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس شئے کو منتشر نہ ہونے دیا جائے اور جمع رکھا جائے۔ اور حفاظت، نگہبانی کی بات کو دوسرے الفاظ میں یوں بتایا

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ''یقیناً اللہ ہر شئے کا ہمیشہ حساب رکھنے، نگرانی کرنے والا ہے'' (حوالہ النساء ۔۸۶) وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ''اور حساب لینے، نگرانی کے لئے اللہ کافی ہے'' (حوالہ النساء۔۶، الاحزاب ۳۹)

حَسِيبًا کا مادہ ''ح س ب'' ہے اور اس کے معنی گننا، شمار کرنا، خیال کرنا، جو کفایت کرے، حساب کرنے والا، نگرانی کرنے والا۔

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ''یقیناً اللہ تم پر ہمیشہ نگران ہے'' (حوالہ النساء۔۱)

وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ''اور اللہ ہر شئے، بات، معاملے پر ہمیشہ نگران ہے'' (حوالہ الاحزاب۔۵۲)۔

رَقِيبًا کا مادہ ''ر ق ب'' ہے اور اس کے معنی حفاظت ونگہداشت کرنا ہیں

وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ''اور اللہ ہمیشہ ہر شئے، معاملے پر نگاہ رکھنے والا ہے'' (حوالہ النساء۔۸۵)

مُقِيتًا کا مادہ ''ق وت'' ہے اور اس کے معنی محافظ، نگران ہیں اور وہ جو مخلوقات کو ان کا رزق دیتا ہے۔

اور جو غافل نہیں اور بَصِيرٌ، خَبِيرٌ، عَلِيمٌ، وَكِيلٌ، شَهِيدٌ، حَفِيظٌ، حَسِيبًا، رَقِيبًا، مُّقِيتًا ہے اس کے احاطہ، گھیرے میں ہر شئے ہوتی ہے۔ ارشاد فرمایا

إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ''بیشک اللہ نے ان کے عملوں کو گھیر رکھا ہے'' (حوالہ آلِ عمران۔۱۲۰)

وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ''اور اللہ ہمیشہ ان کے سارے اعمال پر محیط ہے'' (حوالہ النساء۔۱۰۸)

وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ''اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر محیط ہے'' (حوالہ النساء۔۱۲۶)

وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ''اور اللہ ان کے اعمال پر محیط ہے''۔ (حوالہ الانفال۔۴۷)

إِنَّ رَبِّى بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (شعیبؑ نے کہا) ''بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے'' (حوالہ ھود۔۹۲)۔

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِٱلنَّاسِ ''اور جب ہم نے آپ (ﷺ) سے کہا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے'' (حوالہ الاسراء۔۶۰)۔ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ''سنو! وہ ہر چیز پر محیط ہے'' (حوالہ فصلت۔۵۴)

وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ''اور یہ کہ اللہ کا علم یقیناً ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے'' (حوالہ الطلاق۔۱۲)

قرآنِ مجید کِتَٰبَ ٱللَّهِ او رکَلَٰمَ ٱللَّهِ کہا گیا ہے اور اس میں موجود بیان کے اجزاء کو ءَايَٰتِي ''میری آیتیں'' بتایا ہے (الانعام۔۱۳۰، الاعراف۔۳۵)۔ ہم اس جستجو میں تھے کہ جب ءَ ايَةٍ (جمع آیات) کسی ظاہری علامت یا نشانی کو کہتے ہیں تو پھر اللہ کے کلام کو کن معنی اور مفہوم میں ءَايَٰتِي ''میری آیتیں'' کہا گیا ہے جو اس کی نازل کردہ کتاب میں تحریر کی شکل میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر ہمیشہ شَهِيدٌ، شَهِيدًا ہے اور اس کا علم ہر شئے پر محیط او وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ''یقیناً اللہ تعالیٰ لامحدود علم رکھنے والا ہے'' اس لئے اس کی نازل کردہ کتاب کی ہر بات ءَايَةٍ ہے، علم اور حقیقت ہے اور علم اور حقیقت میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ علم کو زمان و مکان متاثر نہیں کرتے کیونکہ یہ دکھائی دینے والی ٹھوس حقیقت ہے۔ علم ءَ ايَةٍ کا ہوتا ہے اور ءَ ايَةٍ علم ہے

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ''اللہ کی باتوں کیلئے کوئی متبادل نہیں'' (حوالہ یونس۔۶۴)

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ اور اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت بھی کسی میں نہیں، (حوالہ الانعام۔۳۴)

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ (حوالہ الکہف۔۲۷)

علم ءَ ايَةٍ کا ہوتا ہے۔ علم موجود و مشہود کا ہوتا ہے، مفروضہ، عدم مشہود کا تخیل علم نہیں ہے علم کے حوالے سے اس تمام بحث میں سماعتوں اور بصارتوں کا ذکر آیا ہے لیکن دوسرے حواس لمس، ذائقہ اور شامہ (touch, taste, and smell) کا تذکرہ نہیں ہے۔ یہ حواس ہر انسان کو ایک احساس دیتے ہیں اور ان کے حوالے سے ایک انسان کا تجربہ دوسرے کیلئے دلیل اور حجت نہیں بن سکتا۔ ان کے ''أَثَٰرَةٍ'' نہیں ہوتے۔ علم کے ''آثار'' ہوتے ہیں۔

ٱئْتُونِى بِكِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَآ أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ٥

''میرے پاس اس (قرآنِ مجید) سے قبل کی کتاب لاؤ یا علم کا نشان لاؤ اگر تم سچے ہو'' (حوالہ الاحقاف۔۴)۔

علم ٹھوس حقیقت ہے۔ علم وہ ہے جس کی زمان کے ہر دور میں تصدیق ہو سکے۔ علم وہ ہے جسے ثابت کیا جا سکے۔ علم وہ ہے جس کا ظاہر ثبوت ہو۔ علم وہ ہے جس کیلئے موجود ہو

ءَايَةٍ بُرْهَٰنَ أَثَٰرَةٍ ۔ءَ ايَةٍ ظاہری علامت، شئے، نشانی کو کہتے ہیں جس کا ایک متعین اسم ہو ہے کہتے ہیں

أَثَٰرَةٍ کا مادہ ء ث ر ہے۔ زخم کے اس نشان کو کہتے ہیں جو اس کے اچھا ہو جانے کے بعد باقی رہ جاتا ہے، علامت، نشانی، یادگار اور ءَ ايَةٍ بین اور غیر متبدل ہے۔ ھُ اللہ تعالیٰ کی آیات، نشانیوں کی طرح واضح اور روشن ثبوت کو برھان

ظاہری، دکھائی دینے والی علامت، کھنڈر۔ وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ ''اور زمین پر نشان (آثار، یادگار) چھوڑنے میں'' (حوالہ غافر۔۲۱)۔ [''الہام'' اور ''کشف'' کے متعلق کچھ کہنے کی مجھے ضرورت نہیں کہ علم، دلیل اور حجت کے حوالے سے ایک شخص کے ''تجربہ''، ''واردات'' کی دوسروں کیلئے کوئی حیثیت ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ کی بات آپ نے سن لی ہے۔ فیصلہ اب آپ خود کیوں نہیں کرتے؟]

قبل مسیح کے ''سات سیانے'' (Seven Wise Men of Greece) ہوں، سقراط، ارسطو یا ان سے قبل اور بعد کے سیانے ''فلسفی''، ہوں ان کی اکثریت نے ''تخیل'' کی پرواز سے اپنے تئیں علم اور حقیقت کو جاننے اور پانے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے اپنے دور کی ''کتاب'' سے فیض نہیں اٹھایا جس کی بناء پر اپنے نکات کی گرہوں میں الجھ کر نہ خود یقین کی منزل پر پہنچ سکے اور نہ کسی دوسرے کو راہ پر ڈال سکے۔ علم ءَايَةٍ کا ہوتا ہے اور ہر ءَ ايَةٍ کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن جو پنہاں ہے۔ اس لئے علم ظاہر سے باطن کی جانب محوِ سفر ہوتا ہے۔ اور باطن پنہاں ہے اس لئے جب تک مکمل طور پر عیاں نہ ہو عقل اسے احاطہ میں لے کر قید یعنی یادداشت میں محفوظ نہیں کر سکتی اور یوں علم اور عقل کی منزل تشنگی اور بندگلی ہے۔ تشنگی موجب اضطراب ہے۔ یہ اطمینان اور یقین میں جب ڈھل سکتی ہے اور بندگلی کا در تبھی کھل سکتا ہے اگر ءَ ايَةٍ کا باطن، پنہاں عیاں ہو جائے۔ اور ءَ ايَةٍ کا باطن، پنہاں کون عیاں کر سکتا ہے؟ جس شئے کا باطن جس سے پنہاں نہیں وہی اسے دوسرے کیلئے عیاں کر سکتا ہے۔ کسی بھی شئے کا باطن کس سے پنہاں نہیں ہوتا؟ یہ تو ہم سب کو معلوم ہے، خالق۔ شئے کے خالق کو اس کے ظاہر اور باطن کا مکمل علم ہوتا ہے۔ خالق کی اس شئے کے متعلق بات، کلام ءَ ايَةٍ ہوتی ہے اور ءَ ايَةٍ ظاہر ہوتی ہے جو اضطراب اور شک کو رفع کر کے اطمینان اور امن وسکون (ایمان) عطا کر دیتی ہے۔ اور اسی کا نام علم ہے۔ حقیقت یہ ہے

لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ٥

''ہر دور (مقررہ مدت، اجل) کیلئے کتاب ہے'' (حوالہ الرعد۔۳۸)

يَمْحُواْ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ

''اللہ جسے ختم، زائل کرنا چاہتا ہے اسے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا اسے ثبات، دوام دیتا ہے

وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ ٥

اور ام الکتاب اس کی جانب سے ہے (اس کے پاس ہے)'' (الرعد۔۳۹)

اور کتاب مبین کے متعلق فرمایا

إِنَّا جَعَلْنَـٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾

''ہم نے اسے (کتاب مبین) عربی قرآن (مجید) بنایا ہے تاکہ تم عقل وفکر سے کام لو۔

وَإِنَّهُۥ فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَـٰبِ

اور بیشک وہ (قرآنِ مجید) ام الکتاب میں ہے'' (حوالہ الزخرف۔۳،۴)

علم ءَايَةٍ کا ہوتا ہے۔ کس سے ملے گا؟ اس سے ملے گا جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے کا خالق ہے۔ لیکن کیسے اور کہاں سے ملے گا؟ زمان کے ہر دور میں خالق نے کہا ءَايَـٰتِى ''میری آیتیں''۔ اور ساتویں صدی عیسوی سے یہ ءَايَـٰتِى ''میری آیتیں'' نازل کردہ کتاب لاریب قرآنِ مجید میں ہیں۔ روایت اور جدیدیت دونوں کتاب سے فرار کے طالب ہیں۔ درحقیقت کتاب سے نہیں قیود سے خائف ہیں کہ کتاب قیود عائد کرتی ہے، تصور آزادی میں مخل ہوتی ہے اور انسانوں کی اکثریت اپنی بندگلی ہی میں ''آزاد'' رہنا چاہتے ہیں جو درحقیقت قید ہے۔ اور جنہیں بندگلی ہی نہیں بلکہ آسمانوں اور زمین کی قید سے رہائی کی طلب ہو ان کیلئے کتاب لاریب تفسیر حقیقت ہے اور حقیقت ہی ہے جو زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے۔